

جن میں مبسوط بھی ہیں، متوسط بھی اور مختصر بھی۔ حضور کی زندگی کے قریب قریب تمام چھوٹے اور بڑے واقعات روشنی میں آچکے ہیں۔ لیکن فلسفہ تاریخ کے نقطہ نظر سے ابھی تک بہت کم لکھا گیا ہے۔ بشر و تانی لائق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اس تشذیعی مضمون کی طرف توجہ کی۔ اگرچہ یہ مضمون ایسا ہے جس پر بہت شرح و بط کے ساتھ کتب کی ضرورت ہے، اور اس میں تحقیق کے اتنے گوشے ہیں کہ ایک مختصر کتاب ان پر مکمل ہی سے حاوی ہو سکتی ہے، لیکن درآنی صاحب نے جو کچھ بھی لکھا ہے خوب لکھا ہے، اور ایسے موثر انداز بیان میں لکھا ہے جو مہذب و ماخول کو اپیل کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

بعض مقامات پر مصنف نے ایسے خیالات کا اظہار بھی کیا ہے جن سے اتفاق کرنا ہمارے لیے مشکل ہے مثلاً ان کا عرب جاہلیت کی برائیوں کو خفیف اور ان کی خوبیوں کو گراں قدر ثابت کرنا ہماری رائے میں بڑی حد تک غیر متوازن ہے۔ اس کوشش میں انہوں نے شرک اور انکار آخرت جیسی چیزوں کو تمدنی معائب کے مقابلہ میں خفیف تر قرار دے دیا ہے، حالانکہ اسلامی نقطہ نظر سے یہی دونوں تمام برائیوں کی جڑ ہیں، اور ان سے انسان کے صرف مذہبی اعتقادات ہی میں خرابی نہیں آتی بلکہ پوری انسانی تہذیب و محبت سے فاسد ہو کر رہ جاتی ہے۔ بلاشبہ مصنف کا یہ خیال بالکل صحیح ہے کہ عربی قوم میں بہت سی فطری خوبیاں ایسی تھیں جن کی بنا پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے لیے یہی قوم سب سے زیادہ موزوں تھی، لیکن اس نظریہ کو ثابت کرنے کے لیے اس قوم کی برائیوں کو بڑھا کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی خصوصیت کے ساتھ یہ چیز اس لئے کھٹکتی ہے کہ اس بحث میں مصنف کے خیالات متعدد مقامات پر اسلام کے بنیادی اصولوں اور تعلیم قرآنی کے محکمات سے ٹکرا گئے ہیں۔

The Last Prophet
امایف جناب فضل کریم خاں صاحب درآنی ضخامت ۱۲۸ صفحات قیمت

ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ: دفتر اخبار رتھ، ریلوے روڈ، لاہور۔

فاضل مصنف نے اس کتاب میں بہترین عقلی طریق استدلال سے ثابت کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کے آخری رسول ہیں ان کی تعلیم تمام نوع انسانی کے لیے اور ہمیشہ کے لیے کافی ہے اور یہ ان کے بعد دنیا کو کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

بحث کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے کہ تقریباً تمام مذاہب کے بانیوں نے اپنے بعد کسی نبی یا اوتار یا بدھا کے آنے کی خبر دی ہے قریب قریب سب ہی نے اعتراف کیا کسی نے صریح الفاظ میں اور کسی نے اپنی پیشین گوئی کے نتیجہ کے طور پر کہ ابھی صداقت پوری طرح ظاہر نہیں ہوئی، دین ابھی مکمل نہیں ہوا، دوسرے معلم یا معلموں کی ابھی ضرورت باقی ہے۔ بانیان مذاہب کے پورے گروہ میں صرف ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہیں جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں خدا کا آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے، میرے ذریعہ سے دین مکمل ہو گیا اور صداقت پوری طرح ظاہر ہو گئی۔ یہ دعویٰ قرآن کی صرف ایک آیت میں نہیں ہے۔ بخت آیت اس پر دلالت کرتی ہیں، بلکہ پورے قرآن کو پڑھنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کتاب کا نازل کرنے والا جو کچھ کہہ رہا ہے اس اردہ کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ وہ اس کو انسان کے لیے آخری ہدایت نامہ بنانا چاہتا ہے۔ مزید براں قرآن کے مطالعہ یہ نقش بھی دل پر ثبت ہو جاتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور کسی حد تک مقید نہیں، ساری کائنات پر پھیلتا ہے، ازل سے ابد تک پہنچتا ہے، اتھاہ ہے، لامحدود ہے۔ جو نبوت ایسے وسیع تصور اور ایسی غیر متناہی نظر کی حامل ہو، عقل باور نہیں کر سکتی کہ وہ اپنے مشن کو کسی محدود مکان یا زمانہ میں مقید رکھے گی۔

اس کے بعد مصنف نے ختم نبوت کا عقلی ثبوت پیش کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو مذہب دائمی اور عالمگیر ہونے کا مدعی ہو اس کو ایسی بنیادوں پر قائم ہونا چاہیے جو قوانین طبعی کی طرح اٹل ہوں، جن کی صداقت کو ہر زمانہ میں جانچا جاسکتا ہو، جو خود اپنے اندر اپنی حقانیت کا ثبوت رکھتی ہوں۔ اس کا مدار ایسی چیزوں پر نہ ہونا چاہیے جو بجائے خود ثبوت کی محتاج ہوں یا جن کا غلط ہونا انسانی علم کی ترقی کے ساتھ کبھی نہ کبھی واضح ہو جائے، یا جنکی واقعیت زیادہ سے زیادہ ایک خاص زمانہ تک ثابت رہے اور آگے

شکبہ ہو جائے۔ اس قاعدہ کلیہ کو واضح کرنے کے بعد مصنف نے یہ ثابت کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس دین کو پیش کر رہے ہیں اس کی صداقت کا مدار معجزات اور خوارق عادت پر نہیں ہے بلکہ ایسے حقائق پر ہے جن کے شواہد اور دلائل ہر زمانہ میں موجود ہیں، کائنات میں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں، ہر انسان خود اپنے نفس میں ان کو دیکھ سکتا ہے۔ قرآن مجید نے خود اپنی صداقت کا ثبوت ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا پورا آثار کا رد ان کی صداقت پر گواہ ہے، اسلامی قانون کی ہمہ گیری، اس کی فطرت اور کمالیت آپ اپنی حقا پر شاہد ہے۔ لہذا جو مذہب ایسی بنیادوں پر قائم ہو وہ کسی زمانہ اور انسانی ترقی کے کسی درجہ میں بھی مضحک نہیں ہو سکتا۔ اس کے لیے زوال ہی نہیں ہے کہ اس کے بعد کسی اور دین کی ضرورت پیش آئے۔ اس میں باطل کو راہ ہی نہیں ملتی کہ اس کو مٹانے کے لیے حق کے دوبارہ آنے کی حاجت ہو۔

آخری سوال جو زمانہ حال کے دماغوں میں سب سے زیادہ خلجان پیدا کرتا ہے یہ ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ، ارتقا کے فطری قانون سے ٹکراتا تو نہیں؟ جدید زمانہ کا آدمی پوچھتا ہے کہ ایک خاص زمانہ کی ہدایت تمام زمانوں کے لیے کیونکر کافی ہو سکتی ہے؟ کیا ختم نبوت کے یہ معنی نہیں کہ انسان کے لیے ترقی کا دروازہ بند ہو گیا اور اب وہ اسی ساتویں صدی عیسوی کے دائرے میں مقید رہے؟ کیا انسان کے ذہنی نشو و ارتقاء اور امتداد زمانہ کے ساتھ بدلتے رہنے والے حالات کے لیے اس کی ضرورت نہیں کہ ہر دور میں اس کی ضروریات کے لیے نئی ہدایت آئے؟ مصنف نے اس سوال کو بڑی خوبی کے ساتھ حل کیا ہے اور نہایت محکم استدلال سے ثابت کر دیا ہے کہ ختم نبوت اور حقیقت ارتقائے دراصل کوئی تعارض نہیں۔ ارتقائے دراصل مانع ہونا تو درکنار یہ چیز تو اس کے لیے الٹی معاون ہے اور واقعہ یہ ہے کہ اگر نبوت جاری رہتا تو انسان کے عقلی اور اخلاقی ارتقائے دراصل میں مزاحم ہو جاتا۔

پوری کتاب باوجود مختصر ہونے کے نہایت اہم مباحث پر مشتمل ہے اور اس کے مفید ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ مگر ایک بحث ایسی ہے جس سے ہم اختلاف کرنے پر مجبور ہیں مصنف نے اس باب میں بہت

پر کلام کیا ہے وہاں ان کا مدعا ثابت کرنے کے لیے یہ بات بالکل کافی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عقلی اور فطری دلائل اور دائم الثبوت حقائق پر مبنی تھی، اور معجزات پر اس کا مدار نہیں رکھا گیا تھا لیکن انہوں نے اپنے خط متیقم سے ہٹ کر بلا ضرورت یہ بحث چھیڑ دی کہ معجزات فی الواقع پیش ہی نہیں آئے، اور ان کی قیامت تسلیم کرنا سرے سے غلط ہے، اور قرآن میں کہیں ان کا ذکر نہیں۔ اس سلسلہ میں جو کچھ انہوں نے لکھا ہے ہم نے اس کو بہت غور سے دیکھا، ہمارا خیال یہ ہے کہ انہوں نے اس مسئلہ پر کافی تدبیر نہیں کیا ورنہ اس قدر غلط فہمیاں پیش نہ آتیں۔ اگر کبھی موقع ملا تو ہم تفصیل کے ساتھ اپنے وہ دلائل بیان کریں گے جن کی بنا پر ہم ان کی رائے کو نادرست سمجھتے ہیں۔

Holy Quran یہ کتاب مولانا سید سلیمان ندوی کی مشہور کتاب ارض القرآن کا ترجمہ ہے جو مولانا

سید مظفر الدین صاحب ندوی، پروفیسر اسلامیہ کالج کلکتہ کے قلم سے لکھا ہے۔ ہمارے پیش نظر اس کی صرف پہلی جلد ہے۔ دو جلدیں ابھی باقی ہیں جو غالباً شائع نہیں ہوئیں۔ ترجمہ نے ارض القرآن کے محض ترجمہ پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ خود بھی تحقیقات کر کے اس پر کافی اضافہ کیا ہے۔ انگریزی زبان میں ایسی ایک کتاب کی سخت ضرورت تھی، کیونکہ قرآن کے تاریخی جغرافیہ پر اس زبان میں کوئی کتاب اب تک موجود نہ تھی، اور انگریزی پڑھنے والی دنیا کو یہ باور کرایا گیا تھا کہ قرآن میں جن جگہوں اور قوموں کا ذکر ہے ان کی کوئی تاریخی اور جغرافیہ اصلیت نہیں۔

شائع شدہ جلد کی قیمت پانچ روپیہ ہے۔ منے کا پتہ: دی گریٹ ایسٹرن لائبریری۔ ۱۵۱ کالج اسکوائر کلکتہ۔